2 حقیقی شعبہ

2.1 عمومی جائزہ

پاکستان دفتر شماریات (پی بی ایس) نے حال ہی میں مالی سال 13ء کے قومی آمدنی کھاتے جاری کیے ہیں۔ یہ تخمینے 06-2005ء کی نئی بنیاد پر مرتب کیے گئے ہیں (قبل ازیں بنیادی سال 2000-1999ء تھا)۔ پی بی ایس نے اپنے مرتب کرنے کے طریقوں کو بہتر بنایا ہے اور ایسی معاشی سرگرمیوں کو مدنظر رکھا ہے جن کی اہمیت بڑھ رہی ہے۔ اعداد و شمار کا یہ مجموعہ عالمی معیارات سے ہم آہنگ ہے (دیکھئے **باکس 2.1**)۔[1]

جدول 2.1: مجموعی جی ڈی پی (06-2005ء کی مستقل بنیادی قیمتوں پر)

نمو فیصد میں؛ فیصدی درجے میں حصہ

	نمو		نمو میں حصہ	
	م س12ء	م س13ء ع	م س12ء	م س13ء ع
زراعت	3.5	3.3	0.7	0.7
صنعت	2.7	3.5	0.6	0.7
خدمات	5.3	3.7	3.0	2.1
جی ڈی پی	4.4	3.6	4.4	3.6

ع۔ عبوری

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

عبوری تخمینوں کے مطابق مالی سال 13ء کے دوران جی ڈی پی کی نمو کم ہو کر 3.6 فیصد رہ گئی جو مالی سال 12ء میں 4.4 فیصد تھی۔[2] جیسا کہ **جدول 2.1** سے ظاہر ہے، بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں میں بہتری سے بلند صنعتی نمو حاصل ہوئی لیکن یہ خدمات کے شعبے میں ہونے والی سست روی کی تلافی کے لیے ناکافی تھی۔

2.2 زراعت[3]

مالی سال 13ء کے دوران مجموعی طور پر زرعی نمو میں بڑی حد تک تبدیلی نہیں آئی۔ خصوصاً، گلہ بانی کے ذیلی شعبے (جس کا زراعت کی قدر اضافی میں 55.4 فیصد حصہ ہے) کا زرعی نمو میں حصہ مسلسل سب سے بڑا رہا (**جدول 2.2**)۔ تاہم فصل کے شعبے میں خاصی تبدیلی دیکھنے میں آئی جہاں گندم، گنے اور دیگر فصلوں میں حاصل ہونے والے خاصے فوائد نے چاول اور کپاس کے نقصانات کا اثر زائل کر دیا۔

1 پاکستان دفتر شماریات نے اب قومی کھاتوں کے عالمی معیار (ایس این اے) کے 2008ء کے ورژن کو نافذ کر دیا ہے۔ قبل ازیں قومی کھاتوں کے سابقہ تخمینے ایس این اے 1993ء کے ورژن پر مبنی ہوتے تھے۔

2 قومی آمدنی کھاتوں کو اخذ کرنے کے لیے متعارف کرائی جانے والی تبدیلیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مالی سال 13ء کے لیے حقیقی جی ڈی پی کی نمو کا رواں مالی سال کے مقررہ 4.3 فیصد ہدف سے براہ راست تقابل نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان دفتر شماریات کے مطابق سابقہ بنیاد (جو ہدف سے ہم آہنگ ہے) پر مالی سال 13ء کے لیے جی ڈی پی کی نمو 3.2 فیصد ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان دفتر شماریات نے مالی سال 12ء کے لیے جی ڈی پی کی نمو پر نظر ثانی کرتے ہوئے پہلے کیے گئے 3.7 فیصد کے عبوری تخمینے سے بڑھا کر 4.2 فیصد کر دیا ہے۔

3 اس سیکشن میں اہم فصلوں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے جن کا زرعی شعبے کی قدر اضافی میں 26 فیصد حصہ ہے۔ ہم نے خاطر خواہ معلومات دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے گلہ بانی کے ذیلی شعبے کا احاطہ نہیں کیا ہے جس کا زرعی شعبے میں سب سے بڑا 52 فیصد حصہ ہے۔

فصل کا شعبہ

ربیع کی فصلوں نے اچھی کارکردگی دکھائی جس کی وجہ یہ تھی کہ گذشتہ برس کے مقابلے میں کھاد کی قیمتیں قدرے مستحکم رہیں، حکومت نے گندم کی امدادی قیمت میں اضافہ کیا، بوائی کے وقت (موسمِ خریف کے برعکس) آبپاشی کے لیے کافی پانی دستیاب تھا، پورے موسم کے دوران بارشوں اور معتدل درجہ حرارت سے فصل کی پیداواریت کو بہتر بنانے میں مدد ملی اور آخر میں زرعی قرضوں کی تقسیم گذشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ رہی (**جدول 2.3**)۔ دوسری جانب خریف کی فصلوں میں چاول اور کپاس کو شدید بارشوں اور مقامی سطح کے سیلاب سے نقصان پہنچا تھا۔ اس لیے مالی سال13ء کے دوران اہم فصلوں کی مجموعی نمو گذشتہ برس کے مقابلے میں خاصی پست رہی۔

جدول2.2: زراعت میں قدرِ اضافی

حصہ ونمو فیصد میں: فیصدی درجے میں حصہ

	م س13ء	نمو		نمو میں حصہ	
	حصہ	م س12ء	م س13ع	م س12ء	م س13ع
فصل	40.5	2.9	3.2	1.2	1.3
اہم فصلیں	25.2	7.4	2.3	1.8	0.6
دیگر فصلیں	12.3	-7.7	6.7	-1.0	0.8
کپاس کی جننگ	2.9	13.8	-2.9	0.4	-0.1
گلہ بانی	55.4	3.9	3.7	2.2	2.0
جنگل بانی	2.0	1.7	0.1	0.0	0.0
ماہی گیری	2.0	3.8	0.7	0.1	0.0
مجموعی	100.0	3.5	3.3	3.5	3.3

ع۔عبوری

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

جدول2.3: زرعی قرضہ

	تقسیم	نمو
	ارب روپے	فیصد
م س08ء	211.6	25.4
م س09ء	233.0	10.1
م س10ء	248.1	6.5
م س11ء	263.0	6.0
م س12ء	293.8	11.7
جولائی تا مارچ م س12ء	197.4	17.0
جولائی تا مارچ م س13ء	231.0	17.0

ماخذ: بینک دولت پاکستان

چاول کی کٹائی اکتوبر 2012ء میں مکمل ہو چکی تھی اور دستیاب معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی پیداوار 5.5 ملین ٹن رہی جو 6.9 ملین ٹن کے ہدف سے خاصی کم ہے۔ پنجاب میں پیداواری فوائد کے باوجود اس کی فصل کو مجموعی طور پر ستمبر 2012ء کے دوران بالائی سندھ اور بلوچستان کے ملحقہ علاقوں میں مقامی سطح کے سیلاب سے نقصان پہنچا تھا (**جدول 2.4**)۔

اگرچہ شدید بارشوں نے سندھ میں چاول کی فصل کو نقصان پہنچایا تاہم گنا پیدا کرنے والے علاقے بڑی حد تک متاثر نہیں ہوئے جس کے نتیجے میں مالی سال12ء کے سیلاب کے بعد سندھ میں گنے کی پیداوار میں تیزی سے بحالی دیکھی گئی۔[4] مزید برآں، اس سال بھی شدید بارشوں اور سیلاب کا امکان ہے، اس لیے کاشت کاروں نے گنے کی کاشت کو ترجیح دی جو بارشوں اور سیلاب سے زیادہ اثر قبول نہیں کرتا۔ گنے کی مجموعی پیداوار بڑھ کر 62.5 ملین ٹن تک پہنچ گئی جو اس کے لیے مقررہ 59 ملین ٹن کے ہدف سے زیادہ ہے (**جدول 2.5**)۔

4 یہاں یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ مالی سال12ء کے سیلاب میں سندھ کے گنا پیدا کرنے والے اہم اضلاع (بدین، میر پور خاص اور ٹنڈو الہ یار) کافی عرصہ تک پانی میں ڈوبے رہے۔ ان تینوں اضلاع کا سندھ کے گنے کی پیداوار میں حصہ 40 فیصد سے زائد ہے۔

کپاس کے جائزے کی کمیٹی نے مالی سال 13ء کے لیے 13.3 ملین گانٹھوں کی پیداوار کا تخمینہ لگایا ہے جو 14.5 ملین گانٹھوں کے ہدف سے کم ہے۔ تاہم پاکستان کاٹن جنرز ایسوسی ایشن (پی سی جی اے) کی فراہم کردہ معلومات اس سے بھی زیادہ مایوس کن تصویر پیش کرتی ہے۔ پی سی جی اے کے مطابق جنرز کو اپریل 2013ء کے آخر تک 12.9 ملین گانٹھیں ملی ہیں (کپاس کے موسم کے اختتام تک)۔ عام طور پر پی سی جی اے نے کپاس کی جتنی گانٹھوں کی معلومات دی ہے وہ کم وزن کی ہیں یعنی 170 کلوگرام کے معیاری وزن کے مقابلے میں 160 تا 165 کلوگرام کے درمیان۔ اگر ہم پی سی جی اے کے اعداد و شمار کو معیار سمجھیں تو پیداوار اس سے کہیں زیادہ کم ہوگی۔

اگرچہ کپاس کے زیر کاشت رقبے میں اس سال کمی آئی تھی[5] تاہم فصل کو دیگر دو دھچکوں سے بھی نقصان پہنچا تھا: (1) جنوبی پنجاب میں مقامی سطح کا سیلاب (خصوصاً، ڈی جی خان، راجن پور، رحیم یار خان، بہاولپور اور بہاولنگر)[6] اور (2) کپاس کے پتے موڑنے والے وائرس (سی ایل سی وی) کا اثر۔ وائرس کا اثر گذشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ شدید تھا، وہ وسطی پنجاب (خانیوال، ملتان اور بورے والا)[7] میں مرتکز رہا تھا۔ کپاس کی جن اقسام کی بوائی موسم کے بعد

جدول 2.4: چاول کی فصل

	م س11ء	م س12ء	م س13ء
رقبہ ہزار ہیکٹر میں			
پنجاب	1767	1,714	1,711
سندھ	361	636	511
خیبر پختونخوا	46	50	51
بلوچستان	191	171	38
پاکستان	2,365	2,571	2,311
پیداوار ہزار ٹن میں			
پنجاب	3,384	3,277	3,4778
سندھ	1,230	2,260	1,844
خیبر پختونخوا	78	95	99
بلوچستان	131	529	120
پاکستان	4,823	6,160	5,541

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

جدول 2.5: گنے کی فصل

	م س11ء	م س12ء	م س13ء
رقبہ ہزار ہیکٹر میں			
پنجاب	672	761	768
سندھ	226	190	254
خیبر پختونخوا	88	106	102
بلوچستان	1	1	1
پاکستان	988	1,058	1,124
پیداوار ہزار ٹن میں			
پنجاب	37,481	42,893	42,982
سندھ	13,766	10,788	14,909
خیبر پختونخوا	4,030	4,684	4,550
بلوچستان	31	31	32
پاکستان	55,309	58,397	62,472

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

5 کپاس کے زیر کاشت رقبے میں کمی کی وجوہات میں مالی سال 12ء میں گندم کی فصل کی کٹائی میں تاخیر، بوائی کے وقت پانی کی کمی اور گذشتہ موسم کے مقابلے میں کپاس کی پست قیمتیں شامل ہیں۔

6 ان چھ اضلاع نے مالی سال 12ء میں کپاس کی 4.9 ملین گانٹھیں (مجموعی پیداوار کا 36 فیصد) پیدا کی تھیں۔

7 ان تین اضلاع نے مالی سال 12ء میں 1.5 ملین گانٹھوں سے زائد پیداوار کی تھی۔

ہوتی ہے وہ نمو کے ابتدائی مرحلے میں زیادہ کمزور ہوتی ہیں کیونکہ نمی انہیں نقصان پہنچا سکتی ہے۔[8] اس کے ساتھ ساتھ کیڑے مار ادویات کی بلند قیمتوں نے کاشت کاروں کی احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی صلاحیت کو محدود کر دیا تھا۔[9] تاہم کاشت کاروں کی آمدنی پر کپاس کی فصل کے نقصانات کے اثرات مقامی منڈی میں جزوی طور پر پھٹی کی قیمتوں میں اضافے سے زائل ہو گئے تھے (**شکل 2.1**)۔

شکل 2.1: پھٹی کی ملکی قیمت

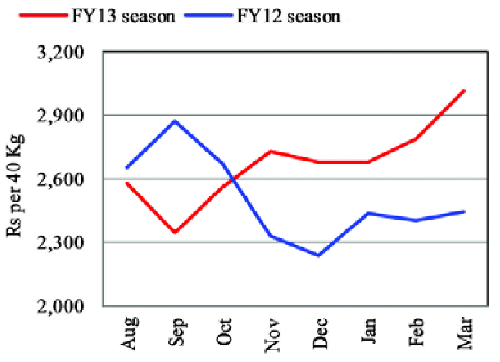

Source: Pakistan Central Cotton Committee

گندم جسے ربیع کے موسم کی اہم فصل کا درجہ حاصل ہے، آخر مارچ 2013ء تک آخری مرحلے میں داخل ہو چکی تھی۔ جنوبی سندھ میں کٹائی ختم ہو چکی تھی لیکن ملک کے وسطی اور بالائی حصوں میں یہ مئی تک جاری رہے گی۔

گندم کی فصل کو آبپاشی کے پانی کی بہتر دستیابی، بروقت بارشوں، سازگار درجۂ حرارت، کھاد کے استعمال میں اضافے اور گندم کی بلند امدادی قیمت (جو 1050 روپے سے بڑھا کر 1200 روپے فی 40 کلو کر دی گئی) سے فائدہ پہنچا تھا۔ اس لیے گندم کی فصل کا ابتدائی تخمینہ 24.2 ملین ٹن لگایا گیا ہے جو گزشتہ برس کے 23.45 ملین ٹن کے مقابلے میں بلند ہے لیکن مالی سال 13ء کے لیے مقررہ 25.5 ملین ٹن کے ہدف سے اب بھی خاصا کم ہے (**جدول 2.6**)۔

جدول 2.6: گندم کی فصل

	م س 11ء	م س 12ء	م س 13ء
رقبہ ہزار ہیکٹر میں			
پنجاب	6,691	6,483	6,537
سندھ	1,144	1,049	1,058
خیبر پختونخوا	725	729	734
بلوچستان	341	388	363
پاکستان	8,901	8,650	8,693
پیداوار ہزار ٹن میں			
پنجاب	19,041	17,739	18,627
سندھ	4,288	3,762	3,731
خیبر پختونخوا	1,156	1,130	1,105
بلوچستان	729	843	768
پاکستان	25,214	23,473	24,231

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

8 کپاس کے پتے موڑنے والے وائرس (سی ایل سی وی) عام طور پر اگست اور ستمبر کے مہینوں میں ظاہر ہوتا ہے (جن میں نمی قدرے زیادہ ہوتی ہے)۔ اس لیے کیڑوں کے حملوں سے تحفظ فراہم کرنے کے لیے کاشت کاروں نے فروری میں قبل از وقت کپاس کی بوائی کو ترجیح دی تاکہ یہ پودا وائرس کے حملے کا سامنا کرنے کے لیے مضبوط نمو حاصل کر لے۔ بدقسمتی سے حالیہ فصل کے لیے کپاس کی بوائی میں تاخیر ہو گئی ہے۔ پہلے گزشتہ برس کا طویل موسم سرما اور پھر مون سون سے قبل بارش کے سبب۔ کاشت میں اس تاخیر کے باعث اس کے پودے کیڑوں کے حملوں کے مقابلے میں کمزور ہو گئے ہیں۔

9 جولائی تا ستمبر 2012ء کے دوران (اس مدت میں سی ایل سی وی وائرس حملہ کرتا ہے) کیڑے مار ادویات کی تھوک اشاریہ قیمت میں 18 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔

اچھی فصل کے امکانات کے ساتھ ساتھ عالمی قیمتوں میں بتدریج کمی بھی ملکی منڈی میں گندم کی قیمتوں میں کمی کا باعث بنتی رہی ہے۔[10] کاشت کاروں کو ملکی قیمتوں میں تیزی سے ہونے والی کمی کے مقابلے میں تحفظ فراہم کرنے کے لیے حکومت نے رواں موسم میں گندم کی خریداری کے لیے 7.9 ملین ٹن کا ہدف مقرر کیا ہے جو مالی سال 12ء میں حاصل کردہ 6 ملین ٹن کے مقابلے میں خاصا بلند ہے۔[11]

جدول2.7: زرعی خام مال کی قیمتیں		
تھوک اشاریہ قیمت میں سال بسال فیصد تبدیلی (جولائی تا مارچ)		
	م س12ء	م س13ء
ٹریکٹر	23.3	-9.5
کھاد	58.7	2.3
کیڑے مار ادویات	26.6	18.9
حشرات مارنے کی ادویات	2.4	-5.7
ڈیزل	0.7	0.3
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات		

آخر میں، جولائی تا مارچ مالی سال 13ء کے دوران گنے کی پیداوار میں پیداواری فوائد حاصل ہونے کے باوجود کاشت کاروں کی آمدنی دباؤ کا شکار رہی۔[12] ان کی آمدنی میں اس خسارے کا سبب کپاس اور چاول کی فصلیں تھیں۔ تاہم گندم کی فصل کی پیداوار میں اضافے کا بیشتر اثر اپریل 2013ء کے بعد دیکھنے میں آئے گا۔ خام مال کے لحاظ سے کیڑے مار ادویات کی قیمتوں میں مسلسل دوسرے برس تیزی سے اضافہ ہوا جبکہ کھاد کی قیمت جولائی تا مارچ مالی سال 13ء کے دوران قدرے مستحکم رہی (**جدول 2.7**)۔

جدول2.8: صنعت کے لحاظ سے قدر اضافی					
حصہ اور نمو فیصد میں: حصہ فیصدی درجے میں					
	م س13ء میں حصہ	نمو		نمو میں حصہ	
		م س12ء	م س13ء ع	م س12ء	م س13ء ع
کان کنی و کوہ کنی	14.7	4.6	7.6	0.6	1.1
اشیا سازی	63.0	2.1	3.5	1.4	2.2
بڑا پیمانہ	50.9	1.2	2.8	0.6	1.5
چھوٹا پیمانہ	7.6	8.4	8.2	0.6	0.6
ذبیحہ	4.5	3.6	3.5	0.2	0.2
بجلی کی پیداوار اور تقسیم اور گیس کی تقسیم	10.9	2.7	-3.2	0.3	-0.4
تعمیرات	11.4	3.2	5.2	0.4	0.6
مجموعی	100.0	2.7	3.5	2.7	3.5
ع: عبوری					
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات					

2.3 صنعت

بڑے پیمانے کی اشیا سازی، کان کنی و کوہ کنی اور تعمیرات (صنعتی اشاریے میں 77 فیصد کے مجموعی حصے کی حامل) سے مالی سال 13ء کے دوران صنعتی شعبے کو 3.5 فیصد نمو حاصل کرنے میں مدد ملی تھی جو گذشتہ برس 2.7 فیصد تھی (**جدول 2.8**)۔ زیادہ حیران کن بات یہ تھی کہ توانائی کے مسائل کے باوجود کارکردگی میں بہتری دیکھی گئی۔

10 سی بی او ٹی (CBOT) گندم کی قیمتیں وسط جولائی 2012ء کے تقریباً 350 ڈالر فی ٹن سے گر کر اپریل 2013ء کے اوائل میں 250 تا 260 ڈالر فی ٹن ہوگئی تھیں۔

11 پاکستان دفتر شماریات کی جانب سے اپریل 2013ء کے مرتب کردہ اعداد و شمار کے مطابق گندم کی ہفتہ وار قیمتوں میں تقریباً 50 روپے فی 40 کلوگرام کمی آئی ہے۔ مزید برآں، اس بات کی اطلاعات موجود ہیں کہ کاشت کار اپنی پیداوار کو حکومت کی مقررہ کردہ امدادی قیمت 1200 روپے کے مقابلے میں بہت کم قیمت (1,100 روپے تا 1,150 روپے فی 40 کلوگرام) پر فروخت کر رہے ہیں۔ کاشت کاروں کو جو قیمت ملے گی وہ اس سے بھی کم ہوگی، اگر مال برداری اور باردانہ (پٹ سن کی بوری وغیرہ) کی لاگت سے مطابقت کی جائے۔

12 حکومت نے نومبر میں گندم کی امدادی قیمت کو 1,050 روپے فی 40 کلوگرام سے بڑھا کر 1,200 روپے مقرر کر دیا تھا۔ پنجاب حکومت نے گنے کی علامتی قیمت کو گذشتہ موسم کے 150 روپے فی 40 کلوگرام سے بڑھا کر 170 روپے فی چالیس کلوگرام کر دیا تھا۔ سندھ حکومت نے بھی علامتی قیمت کو 154 روپے فی 40 کلو سے بڑھا کر 172 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کر دیا تھا۔

باکس 2.1: قومی آمدنی کھاتوں کی نئی بنیاد مقرر کرنا

پاکستان دفتر شماریات نے قومی آمدنی کھاتوں کی نئی بنیاد مقرر کرتے ہوئے اسے 2000-1999ء کے بجائے 06-2005ء کر دیا ہے۔ نئی بنیاد مقرر کرنے کے ساتھ ساتھ قومی آمدنی کھاتوں کا ڈیٹا مرتب کرنے کے طریقہ کار میں خاصی تبدیلیاں کی گئیں اور قومی کھاتوں کے نظام (ایس این اے) 1993ء کی جگہ ایس این اے 2008ء کو اختیار کر لیا گیا۔[13] ڈیٹا مرتب کرنے کے طریقہ کار میں متعارف کرائی جانے والی اہم تبدیلیوں کی تفصیلات کو ذیل میں دیا گیا ہے:

جدول 2.1.1: 06-2005ء میں معاشی ساخت میں تبدیلی

	جی ڈی پی میں حصہ (فیصد)	
	پرانی بنیاد	نئی بنیاد
	(1999-00ء)	(2005-06ء)
زراعت	22.5	23.0
صنعت	25.9	20.9
خدمات	51.7	56.0

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

شکل 2.1.1: جی ڈی پی کی نمو

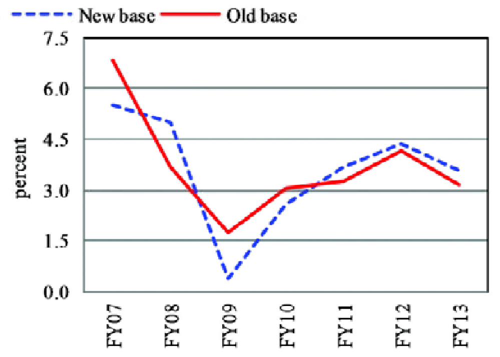

Source: Pakistan Bureau of Statistics

- جی ڈی پی کے اعداد و شمار کی رپورٹنگ اب بنیادی قیمتوں پر کی جاتی ہے۔ قبل ازیں، قومی کھاتوں کا تخمینہ عامل لاگت کی بنیاد پر لگایا جا رہا تھا۔ عامل لاگت اور بنیادی قیمت کے طریقہ کار میں فرق یہ ہے کہ عامل لاگت میں پیداوار پر تمام بالواسطہ ٹیکسوں کو منہا کر دیا جاتا ہے اور زر اعانت کو شامل کیا جاتا ہے، جبکہ بنیادی قیمت میں وساطتی اجناس پر صرف ٹیکسوں اور زر اعانت کا اس انداز میں حساب لگایا جاتا ہے۔ اس طرح، بنیادی قیمت وہ ہے جو دراصل پیدا کنندہ کو ملتی ہے۔[14]

- عالمی درجہ بندی میں تبدیلی کے ساتھ کپاس کی جننگ اب زراعت کا حصہ بن چکی ہے جبکہ پچھلے نظام میں اسے بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں شامل کیا جاتا تھا۔ اسی طرح، گوشت اور گوشت کی مصنوعات کو اشیا سازی سے منہا کر دیا گیا ہے اور انہیں ذبیحہ میں شامل کیا جاتا ہے۔

- نئی بنیاد نے اس کی کوریج کو بڑھا دیا ہے اور اس میں پھولوں کی پیداوار، افزائش حیوانات و شکار، اخبارات و جرائد وغیرہ جیسی نئی معاشی سرگرمیوں کو شامل کیا گیا ہے۔

- قومی کھاتے اب حالیہ شماری، سروے اور جائزوں کو مختلف شعبوں کی قدر اضافی اخذ کرنے کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔

- چھوٹے پیمانے کی اشیا سازی کی شرح نمو اس کی پچھلی بنیاد 7.5 فیصد سے بڑھ کر 8.2 فیصد ہو گئی ہے۔ یہ نظر ثانی چھوٹی و گھریلو اشیا ساز صنعتوں کے نئے سروے کے نتائج کے بعد کی گئی ہے۔

- ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے شعبے کی وسعت میں اضافہ کرتے ہوئے اس میں ریلوے فرنچائزڈ بکنگ، فرنچائزڈ ڈاکخانے، پاکستان ریلوے ایڈوائزری و مشاورتی خدمات (پی آر اے سی ایس) شپنگ ایجنٹس، گڈز فارورڈنگ اور کسٹم کلیئرنگ ایجنٹس، ٹریول ایجنٹس اور ٹور آپریٹرز کو شامل کیا گیا ہے۔

- مالیات و بیمہ کے ذیلی شعبے کو سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) اور اسٹیٹ بینک سے مشاورت کے بعد ایس این اے 2008ء کی بنیاد پر مکمل طور پر تبدیل کر دیا گیا ہے۔ چونکہ اس شعبے کی پیداوار نہ تو نمایاں ہے نہ ہی قابل پیمائش ہے، اس لیے ایس این اے 2008ء میں بالواسطہ پیمائش کے طریقے کو استعمال کیا گیا ہے جسے ُبالواسطہ

13 قومی کھاتوں کا نظام (این ایس اے) قومی کھاتوں کے لیے شماریات کا بین الاقوامی معیار ہے جسے اقوام متحدہ کے شماریاتی کمیشن نے اختیار کیا تھا۔ ایس این اے 2008ء اس کا تازہ ترین ورژن ہے۔

14 اس میں تیار پیداوار پر ہر قسم کا ٹیکس شامل نہیں لیکن زر اعانت شامل ہیں۔

پیمائش کردہ مالی وساطتی خدمات (ایف آئی ایس آئی ایم)'' کہا جاتا ہے۔نظریاتی طور پر ایف آئی ایس آئی ایم قرض گیر کی جانب سے ادا کردہ سروس چارج اور قرض دہندہ کے ادا کردہ سروس چارج کا مجموعہ ہوتا ہے۔

شکل 2.1.1 میں نئی اور پرانی ترتیب کی بنیاد پر شرح ہائے نمو اور ان کے رجحانات کا تقابل دیا گیا ہے۔خصوصاً، خدمات کے حصے میں خاصا اضافہ ہوگیا ہے جبکہ صنعت کے حصے میں کمی آئی ہے (**جدول 2.1.1**)۔

بڑے پیمانے کی اشیا سازی[15]

مالی سال 13ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران، چینی، پیٹرولیم مصنوعات، سیمنٹ، کھاد اور سوتی دھاگے کی بلند پیداوار کے باعث بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو مزید بڑھ گئی۔ یہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بالکل مختلف صورتحال ہے کیونکہ اس وقت بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں چینی کی پیداوار نے اہم کردار ادا کیا تھا (**جدول 2.9**)۔

شکل 2.2: بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں مجموعی نمو

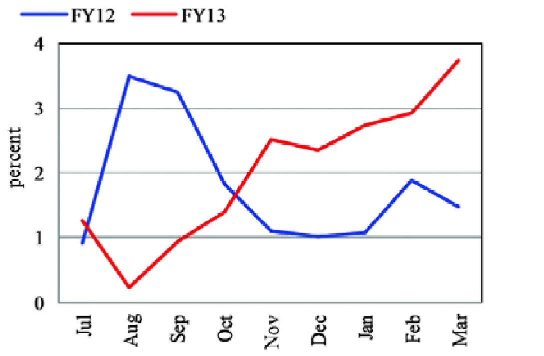

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.3: مالی سال 13ء میں منفی نمو دکھانے والی اہم صنعتیں (مجموعی نمو)

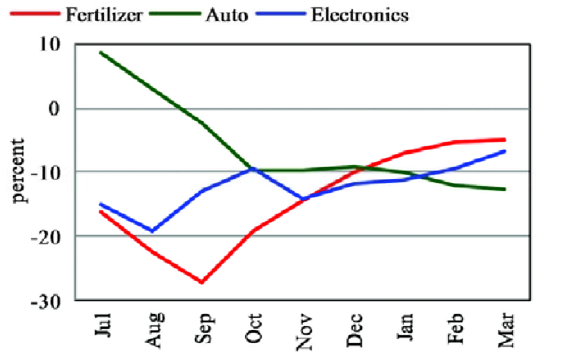

Source: Pakistan Bureau of Statistics

مجموعی طور پر، جولائی تا مارچ مالی سال 13ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں 3.7 فیصد نمو ہوئی جو مالی سال 12ء کی اسی مدت کے مقابلے میں 1.5 فیصد زیادہ ہے (**شکل 2.2**)۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ یہ بحالی وسیع البنیاد ہے اور اس کے اسباب یہ ہیں: (الف) مالکاری کی پست لاگت کے باعث پیداکاروں کے مارجن میں بہتری اور خام مال کی کم ہوتی قیمتیں (ب) گنے کی عمدہ فصل (ج) لوہے اور فولاد اور کاغذ و گتے کی پیداواری گنجائش میں توسیع (د) تعمیراتی سرگرمیوں میں مسلسل بہتری (ہ) سوتی دھاگے کی بلند بیرونی طلب اور (و) کھاد کی صنعت کے لیے گیس کی دستیابی میں بہتری۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ امن وامان کی دشوار صورتحال اور بجلی کی قلت کے باعث معاشی سرگرمیوں میں اکثر وبیشتر تعطل کے باوجود بلند نمو حاصل ہوئی۔

گیس کی رسد میں کچھ بہتری کے بعد اکتوبر 2012ء سے کھاد کی پیداوار بڑھ گئی ہے۔[16] تاہم پہلی سہ ماہی کے دوران پیداوار میں کمی کے اثرات

---

15 یہ بحث جولائی تا مارچ مالی سال 13ء کی مدت کے لیے دستیاب اعداد وشمار پر مبنی ہے۔

16 صنعتی اعداد وشمار کے مطابق اکتوبر 2012ء تا مارچ 2013ء کے یوریا کی پیداوار میں 5.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 14.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

جدول2.9: منتخب صنعتوں کی کارکردگی

فیصد سال بسال نمو

		جولائی تا مارچ		جولائی تا دسمبر		جنوری تا مارچ		نمو میں حصہ جنوری تا مارچ	
	وزن	م س12ء	م س13ء	م س12ء	م س13ء	م س12ء	م س13ء	م س12ء	م س13ء
مجموعی بڑے پیمانے کی اشیاسازی		**1.5**	**3.7**	**1.0**	**2.4**	**2.3**	**6.0**		
صارفی پائیداراشیا	**4.9**	**4.9**	**-12.9**	**7.3**	**-14.1**	**0.4**	**-9.0**	**0.0**	**-0.6**
کاریں اور جیپیں	2.8	8.8	-23.0	8.7	-24.5	8.8	-20.6	0.3	-0.7
الیکٹرانکس	2	-7.4	-6.7	-8.1	-11.7	-6.1	2.5	-0.10	0.04
تعمیرات پر مبنی									
سیمنٹ	5.3	3.0	6.0	3.1	4.5	3.0	8.9	0.3	0.8
فولادی گولے اور چادریں	2.3	-34.2	45.5	-46	75.7	-7.0	4.8	-0.1	0.1
رنگ و روغن	0.3	-23.4	-2.2	-27.1	-7.2	-13.4	9.4	-0.04	0.02
برآمدات پر مبنی									
سوتی کپڑا	7.2	0.7	0.2	0.9	-0.1	0.1	0.9	0.1	0.5
سوتی دھاگہ	13.0	1.1	1.3	1.4	0.3	0.6	3.2	0.1	0.6
دواسازی	3.6	10.3	11.5	15.4	6.5	1.3	21.6	0.1	1.5
چمڑا	0.9	2.3	-5.1	8	-6.6	-7.5	-2.2	-0.1	0.0
زراعت پر مبنی									
کھاد	4.4	-0.4	-5.0	-3.7	-10	8.1	6.6	0.3	0.3
ٹریکٹر	0.5	-48.1	34.5	-59	102.5	-29.3	-33.5	-0.2	-0.2
غذا	12.4	7.4	6.7	7.2	4.1	7.6	9.2	2.2	2.7
چینی	3.5	15.2	3.0	35.8	-25.3	10.5	11.0	1.8	2.1
خوردنی تیل	2.2	1.7	11.2	-3.4	15.2	13.2	3.5	0.4	0.1
پیٹرولیم مصنوعات	**5.5**	**-5.7**	**13.3**	**-1.8**	**10.4**	**-12.8**	**19.3**	**-0.7**	**0.9**
پیٹرولیم مصنوعات	5.4	-4.5	13.5	-0.3	10.8	-12.4	19.1	-0.7	0.9
کاغذ اور گتا	**2.3**	**18.2**	**23.3**	**9.4**	**32.6**	**37.4**	**7.2**	**0.9**	**0.2**
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات									

اب بھی مالی سال13ء میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو کو پست سطح پر رکھنے کا باعث بن رہے ہیں (**شکل 2.3**)۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں کمی کا باعث بننے والے دیگر عوامل میں کاریں اور صارفی الیکٹرانکس شامل ہیں۔ کھاد، کار اور الیکٹرانکس (جن کا بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے اشاریے میں 11 فیصد وزن ہے) سے مطابقت کرنے پر جولائی تا مارچ مالی سال12ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں 5.6 فیصد نمو ہوئی جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 2 فیصد تھی۔

بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو کی بحالی میں اندرونی و بیرونی عوامل نے کردار ادا کیا جنہیں ذیل میں دیا گیا ہے:

گنے کی بہتر پیداوار کے باعث چینی کی بلند پیداوار حاصل ہوئی

تیسری سہ ماہی میں عام طور پر چینی کی پیداوار میں موسمی اضافہ دیکھنے میں آتا ہے۔ گنے کی اچھی فصل، حکومت سے خاصی امداد ملنے اور گذشتہ سہ ماہی میں معمول سے کم کچل کاری کے باعث اس سہ ماہی میں حالات قدرے سازگار رہے۔[17] اب تک جنوری تا مارچ مالی سال13ء کے دوران چینی کی مجموعی پیداوار4.6 ملین ہے جو مالی سال12 کی اسی مدت کے مقابلے میں3 فیصد زیادہ ہے۔

بلند بیرونی طلب سے ٹیکسٹائل کی پیداوار بڑھ گئی

ٹیکسٹائل کے شعبے میں چین اور ہانگ کانگ کی منڈیوں سے سوتی دھاگے اور کپڑے کی بڑھتی ہوئی طلب کا نتیجہ بلند پیداوار کی صورت میں برآمد ہوا۔[18] تاہم جننگ کے شعبے میں کمزور نمو سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ صنعت دھاگے اور کپڑے کی پیداوار کے لیے درآمدی کپاس (کیونکہ موجودہ ذخائر ختم ہورہے ہیں) کو استعمال کررہی ہے۔[19]

لوہا اور فولاد اور کاغذ و پیپر بورڈ کی پیداواری گنجائش میں توسیع

لوہا اور فولاد اور کاغذ و گتے کی صنعتوں (7.7 فیصد کے مجموعی وزن کے حامل) کی پیداواری گنجائش میں اضافہ دیکھا گیا جو اس سال فعال ہوگئی تھی۔ جولائی تا مارچ مالی سال13ء کے دوران لوہے اور فولاد کے شعبے میں ہاٹ رولڈ اور کولڈ رولڈ فولاد کی پیداوار بڑھ کر1.8 ملین ٹن تک پہنچ گئی جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں1.3 ملین ٹن تھی۔ اس کا سبب دو نئے پلانٹس ہیں جن میں سے ایک نے اکتوبر2012ء میں کام کرنا شروع کیا تھا اور اب اپنی مکمل پیداواری گنجائش کے مطابق کام کررہا ہے۔ دوسرے پلانٹ نے جنوری2013ء میں پیداوار شروع کی تھی اور یہ اب اپنی70 فیصد پیداواری گنجائش پر کام کررہا ہے۔

خام مال کی پست لاگت سے سیمنٹ اور خوردنی تیل کو فائدہ پہنچا

مسلسل ملکی طلب سے سیمنٹ اور خوردنی تیل کے شعبوں کو فائدہ پہنچا اور خام مال کی گرتی ہوئی قیمتوں سے ملکی پیداکاروں کو اس کی پیداوار بڑھانے کی ترغیب ملی۔ مثلاً مالی سال13ء کے دوران کوئلے کی عالمی قیمتوں میں کمی سے کوئلے پر مبنی پلانٹس پر چلنے والے سیمنٹ کے کارخانوں کو فائدہ پہنچا۔[20] جولائی تا مارچ مالی سال13ء کے دوران صنعت میں6 فیصد توسیع ہوئی جبکہ اس کے مقابلے میں جولائی تا مارچ مالی سال12ء میں 3 فیصد توسیع ہوئی تھی۔ اسی طرح تیل و گھی کی پیداوار کی نمو میں اضافے کا سبب پام آئل کی پست عالمی قیمتیں تھیں۔[21]

---

17 فروخت نہ ہونے والے بھاری ذخیرے کی وجہ سے چینی کی صنعت کو نقد رقوم کی قلت اور ناسازگار عالمی قیمتوں کا سامنا ہے۔ اس لیے حکومت نے مداخلت کی (1) ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان کے ذریعے فاضل چینی کی خریداری (2) چینی کی برآمدات کی اجازت اور (3) مال برداری کے زراعانت کے ذریعے برآمد کنندگان کو سہولت دینا۔

18 چین اور ہانگ کانگ کی بڑھتی ہوئی طلب کی تفصیلات جاننے کے لیے دیکھیے باب5 کا تجارتی سیکشن۔

19 کاٹن جننگ ایسوسی ایشن کے مطابق خریداری کے موسم میں کپاس کی آمد، اس کے ذخائر اور فروخت شدہ ذخائر گذشتہ برس کے مقابلے میں کم رہے تھے۔

20 اوسطاً جولائی تا مارچ مالی سال13ء کے دوران کوئلے کی قیمتوں میں سال بسال بنیادوں پر22.8 فیصد کمی ہوئی جبکہ مالی سال12ء کی اسی مدت کے دوران8.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

21 سب سے زیادہ پام آئل پیدا کرنے والے ملک انڈونیشیا میں 13-2012ء کے دوران پام آئل کی بہتر پیداوار اس کی عالمی قیمتوں میں کمی کا باعث بنی۔ خصوصاً، یہ قیمتیں وسط ستمبر 2012ء کے1,052 فی ٹن سے گر کر آخر مارچ2013ء تک756 ڈالر پر آگئی تھیں۔

2.4 خدمات کا شعبہ

مالی سال 13ء میں خدمات کے شعبے کی نمو گذشتہ برس کے 5.3 فیصد سے کم ہو کر 3.7 فیصد رہ گئی۔ ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری و مواصلات اور حکومت کی عمومی خدمات نے تھوک و خردہ تجارت اور مالیات و بیمہ کی بہتر کارکردگی کے مثبت اثر کو زائل کر دیا (جدول 2.10)۔

جدول2.10: خدمات کی قدر اضافی

حصہ اور نمو فیصد میں، حصہ فیصدی درجے

	م س13ء میں حصہ	نمو		نمو میں حصہ	
		م س12ء	م س13ء ع	م س12ء	م س13 ع
تھوک و خردہ تجارت	31.5	1.7	2.5	0.5	0.8
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری و مواصلات	23.7	8.9	3.4	2.1	0.8
مالیات و بیمہ	5.2	1.0	6.6	0.1	0.3
مکانات کی خدمات	11.7	4.0	4.0	0.5	0.5
حکومت کی عمومی خدمات	11.7	11.1	5.6	1.2	0.6
دیگر نجی خدمات	16.2	6.3	4.0	1.0	0.6
مجموعی	100.0	5.3	3.7	5.3	3.7

ع: عبوری

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

ٹیلی کام کے شعبے کی پست نمو اور پاکستان ریلویز کے بلند نقصانات نے ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری و مواصلات کے شعبوں میں نمو کو بڑھنے سے روک دیا تھا۔ گذشتہ برسوں کی طرح خدمات کے شعبے کی نمو میں فضائی ٹرانسپورٹ کے حصے میں اضافہ دیکھا گیا۔ اس سے ایندھن کی پست لاگت کے اثر کی عکاسی ہوتی ہے جس کے نتیجے میں پی آئی اے اکتوبر 2012ء سے آپریٹنگ فاضل کو ظاہر کر رہا ہے۔